هو الغفور الرحیم
ترجمۂ پندنامۂ حضرت فریدالدین عطار قدس سرہ العزیز موسوم بہ
چشمۂ فیض
۱۳۰۴
بحسن تصحیح و زیبائی سطور در زمان سعادت اقتران

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بیحد کے ہی قابل وہ خدا / جسنے مشت خاک کو ایمان دیا
بند آدم مین کیا ہی روح کو / دی ہی طوفان سے رہائی نوح کو
دی اجازت قہر سے جو باد کو / کر دیا برباد قوم عاد کو
لطف سے اپنے خلیل اللہ پر / کر دیا آتش کو گلشن سبز
حکم سے اسکے ہوئی وقت سحر / قوم لوط اکبارگی زیر و زبر
مارا دشمن نے جو تیر اسکی طرف / ایک پشہ نے کیا اسکو تلف
غرق دریا لشکر کافر کیا / سنگ سے اک ناقہ کو ظاہر کیا
مردہ وہی تھا در سعیہ مین / موم آہن ہوگیا کف داؤد مین
کی سلیمان کو عنایت سروری / ہوگئے زیر نگین دیو و پری
بھر دیا کیڑون سے صابر کا بدن / لقمۂ ماہی کیا یونس کا تن
ایک کا آرہ سے چیرا اسنے سر / دوسرے کے سر پہ رکھا تاج زر
چاہے جو کچھ دم مین وہ سلطان کرے / شہر کو اک آن مین ویران کرے
ہے مسلم اسکو سلطانی سدا / اس مین کس کو زہرہ چون و چرا

گنج و نعمت ایک کو دیتا ہے وہ
رنج و زحمت ایک کو دیتا ہے وہ

ایک کو وہ گوہر اور مرجان دے
حسرت نان دوسرے کی جان لے

ایک ہے نازان و خندان تخت پر
دوسرا فاقہ سے گریان تخت پر

ایک نے پہنے ہین سنجاب و سمور
دوسرے کے رہنے کو یا پا تنور

ایک کی جا بستر کمخواب پر
اینٹ پتھر ایک کے ہے زیر سر

ایک لمحہ مین کرے برہم جہان
کسکی طاقت ہے کہ دم مارے یہان

دیوے بو تیمار کو ماہی سدا
اپنے بندون کو وہ دے شاہی سدا

بے پدر فرزند وہ پیدا کرے
طفل کو وہ مہد مین گویا کرے

مردہ صد سالہ اس سے جان پائے
دیکھکر عقل حکیمان سر جھکائے

خاک سے پیدا سلاطین وہ کرے
سنگ کو رجم شیاطین وہ کرے

ہو زمین خشک سے پیدا گیاہ
آسمان کو بے ستون رکھے نگاہ

کون اُسکے ملک مین انباز ہے
بات جو اُسکی ہے بے آواز ہے

نعت حضرت سید المرسلین صلعم

اب رقم کرتا ہون نعت مصطفیٰ
جس سے عالم کو ہوئی حاصل صفا

سید کونین ختم المرسلین
دور آخر مین ہے فخر الاولین

کی ہے طے معراج مین راہ سما
کیون نہون محتاج اسکے انبیا

ہے وہ بیشک رحمۃ للعالمین
اُسکی مسجد ہے سب روئے زمین

رحمت خلاق خورشید و قمر
ہووے نازل اُسکی آل پاک پر

جسکی انگلی سے ہوا شق القمر
یار تھے اُسکے ابوبکر و عمر

ایک تو اسکا رفیق غار تھا
دوسرا لشکرکش ابرار تھا

تھے مصاحب اُسکے عثمان و علی
جو کہ ہین مشہور عالم مین ولی

ایک جو کان حیا و حلم تھا
دوسرا تو باب شہر علم تھا

وہ رسول حق کہ خیر الناس تھا ۔ حمزہ و عباس تھے اسکے چچا

بھیجتا ہون سو درود اور سو سلام ۔ آل و اصحاب نبی پہ صبح و شام

فضیلت ائمہ دین مجتہدین

مجتہد تھے جو امامان زمان ۔ اُنپہ ہووے رحمت رب جہان

بو حنیفہؓ تھا امام باصفا ۔ شمع بزم امتحان مصطفےٰ

فضل حق ہو جان پر اُسکی مدام ۔ شاد ہو ارواح شاگرد امام

ایک ابو یوسفؒ کہ جو قاضی ہوا ۔ اور محمد جس سے حق راضی ہوا

شافعیؒ ادریس مالکؒ اور زفرؒ ۔ زیب دین احمدی ہین سر بسر

احمد حنبلؒ کہ تھا مرد خدا ۔ اُسنے سبقت لی ہے سب پر بلا

خلد مین ارواح اُنکی شاد ہو ۔ شہر دین اُنکے سبب آباد ہو

مناجات بدرگاہ مجیب الدعوات

عفو کر میرے جرائم یا خدا ۔ تو غفور اور مین ہون مجرم یا خدا

نیکی تو کرتا ہے اور مین کار بد ۔ میرے جرمون کی نہین [illegible] حد

کی بسر معصیت مین زندگی ۔ آخرش حاصل ہوئی شرمندگی

مبتلائے فسق و عصیان ہین ہم ۔ ہمسفر ہین نفس و شیطان ہین ہم

مبتلائے معصیت ہون صبح و شام ۔ تیرے امر و نہی سے غافل مدام

ایک ساعت بے گنہ گذری نہین ۔ اور حضور دل سے طاعت کی نہین

بھاگ کر پھر بندہ آیا رو بہ رو ۔ جرم سے اپنی مٹا کر آبرو

عفو کی کرتا ہے تجھسے آرزو ۔ کیونکہ تیرا قول ہے لا تقنطوا

ہو دے کیونکر تجھسے انسان ناامید ۔ تیری رحمت سے ہو شیطان ناامید

نفس و شیطان نے کیا گمرہ مجھے ۔ لیک ہے امید تیرے لطف سے

یا خدا مجھکو گنہ سے پاک کر / بعد ازان مدفون زیر خاک کر
جان میری جسم سے جب ہو جدا / ہو نہ تب قلب سے ایمان ہا

بیان مخالفت نفس امّارہ

ہے وہی عاقل کہ جو شاکر رہے / اور اپنے نفس پر قادر رہے
اپنے غصہ کو یہان جو کھائیگا / وہ جگہ جنت مین بیشک پائیگا
ہے وہی ابلہ ترین مردمان / جو پئے نفس و ہوا ہووے روان
اور ہووے یہ خیال اسکو سدا / جرم اسکے عفو کر دیگا خدا
گرچہ درویشی ہے مشکل اے پسر / لیک درویشی ہے سب سے خوبتر
کرنے اپنے نفس سرکش کو جو رام / ہے خردمندون مین بیشک نیکنام
تا نہووے نفس کافر بہرہ ور / صبر کر تو اور قناعت پیشہ کر
چاہیے نفس شقی کو گوشمال / تا کہین آئے نہ تیرے سر وبال
خیر خوبی کا اگر خواہان ہو تو / خلق سے لازم ہے رو گردان ہو تو
خواب مین ہے خلق ساری سر بسر / موت سے بیدار ہوتی ہے مگر

قطعہ

رنج ہو پہنچا کے جو تجھکو اے پسر / مان لے تو عذر اسکے سر بسر
تا کہ اچھی ہووے تیری آخرت / تا کہ حاصل ہووے تجھکو مغفرت
حق نہ جانے دوست خلق آزار کو / دور اس خصلت سے ہر دیندار ہو
رنج جسنے غیر کے دل کو دیا / زخم اسنے جسم پر اپنے کیا
جو کوئی قصد دل آزاری کرے / عاقبت مین نالہ و زاری کرے
تو کبھی قصد دل آزاری نہ کر / تا خدا ہووے نہ بیزار اے پسر
دل کسی کا تو نہ توڑ اے بے خبر / زخم ہو جائیگا ورنہ جان پر
غیر نیکی کے نہ لے مردم کا نام / تو اگر چاہے کہ ہووے تیرا نام

گر نہو نیکی بدی سے کر حذر ظلم بیجا کر نہ اپنی جان پر
بند غیبت سے زبان کو کر سدا تا نہو وین بند تیرے دست و پا
بند غیبت سے نہو جسکی زبان وہ رہا ہووے عقوبت سے کہان

بیان فوائد خاموشی

ای برادر تو اگر ہی حق طلب کھول غیر از حکم یزدان تو نہ لب
تجھکو گر ہو علم حق لا یموت تو دہن پر اپنے رکھ مہر سکوت
سن نصیحت میری تو ای نیک ذات ہو تو ساکت ہی اگر شوق نجات
جسکو ہر دم عادت گفتار ہو اوسکے سینے مین دل بیمار ہو
عاقلون کو ہووے خاموشی سے کام جاہلون کو ہو فراموشی سے کام
کذب و غیبت سے سدا خاموش ہو کہیے ابلہ راغب گفتار ہو
کر نہ ہرگز غیر حق کی تو ثنا اہل عالم سے ہی تجھکو کام کیا
جو پڑے بند عمارت مین کبھی رکھتا ہو جو کچھ وہ غارت ہو سبھی
جسم مین پرگوئی سے مردہ ہو دل گر سخن سے اوسکے ہو گر مخجل
جو کوئی لطف فصاحت مین پڑا زخمی اوسکا چہرہ دل ہو گیا
بند کر اپنی زبان منہ سے نہ کہہ صحبت خلق جہان سے دور رہ
آنکھ تیری عیب تیرے دیکھے جب روح کو قوت تری پیدا ہو تب

بیان عمل خالص

جو کہ ہووے اہل ایمان ای عزیز پاک رکھے چار شے سے چار چیز
پاک کر دل کو حسد سے ای پسر پھر سمجھ اپنے کو مومن بے خطر
پاک رکھ تو کذب و غیبت سے زبان تا نہو ایمان کو تیرے زیان
گر عمل رکھے ریا سے پاک ابھی شمع ایمان کو ہو تیری روشنی

گر نہیں تیرے شکم میں ہے حرام
صاحب ایمان ہے پھر تو لا کلام

جسمیں ہووے غیبت وہ ہے بیصفا
ورنہ بیشک اُسکا ایمان ہے ضعیف

جسکے دل میں ہے حرام اے دل بھرا
روح اُسکی جاوے کیا سوئے سما

جسکے ہو اعمال میں شامل ریا
فائدہ کیا شکل نقش بوریا

ہر عمل جسکا جدا اخلاص سے
کب وہ ٹھہرے بندگان خاص سے

کام جو دنیا میں بہر حق کرے
ہر گھڑی وہ کاربار رونق کرے

بیان سیرت ملوک

اے برادر خصلتیں ہیں چار یاں
جن سے ہووے بادشاہوں کا زیان

بادشہ ہووے جو خندان بے محل
اُسکی ہیبت میں پڑے بیشک خلل

گر سدا رکھے ملاقات فقیر
بادشہ ہو جاوے نظروں میں حقیر

گر رہیگا خلوت زن میں سدا
شاہ کی ہیبت میں فرق آجائیگا

شہ کو گر میل جہانداری رہے
روز و شب فکر کم آزاری رہے

چاہیے شاہوں میں ہووے عدل و داد
تا کہ اُسکے عدل سے عالم ہو شاد

ظلم پر باندھے کمر گر بادشاہ
نفع کیا بخشے اُسے گنج و سپاہ

خلوت زن میں رہے جو بادشاہ
کیا تعجب ملک ہو اسکا تباہ

ہو جو عادل دادگر فرخ لقا
بادشہ کو سلطنت میں ہو بقا

فوج پر گر شہ کرم رکھے روا
فوج اپنی جان کرے شہ پر فدا

بیان حسن خلق

چار باتیں ہیں بزرگی کی دلیل
جسمیں پائی جائیں ہے مرد جلیل

یاد رکھے حرمت علم و کتاب
خلق کو دیوے جواب باصواب

جو کہ ہووے صاحب عقل و تمیز
اہل علم و حلم کو رکھے عزیز

اور وہ ڈھونڈھے سب کی دوستی / کیونکہ دنیا مین عداوت ہے بری
عقل ہے تجھکو اگر اے نیکنام / نرمی سے ہر آدمی سے کر کلام
تلخ گو اور ترش جو شخص ہے / خوش رکھے کیونکر بھلا احباب کو
جو نہین کرتا ہے دشمن سے حذر / ہوویگا حاصل اسے رنج و ضرر
دوستون کے ساتھ تو شیر و شکر رہ / اور دشمن سے ہمیشہ دور رہ
دے نہ ہمسائے مین تو دشمن کو جا / دور ہون دشمن یہ بہتر اس سے کیا
گرم الفت دوستون سے ہو مدام / رو سے دشمن کو نہ دیکھ اے نیکنام
اے پسر تیار زاد راہ کر / توشۂ دنیا کو اب کوتاہ کر

بیان مہلکات

چار چیزین ہین اے پسر پر خطر / تجھکو ان چیزون سے لازم ہے حذر
الفت و قربت سلطان شرور / صحبت زن رغبت دنیا سے دور
آتش سوزان ہے قرب شاہ تو / الفت بد سے خطر ہے جان کو
زہر پنہان رکھے دنیا مثل مار / گر بظاہر اسمین ہین نقش و نگار
خوب اور مرغوب ہے پیش نظر / پر ہے جان کو زہر سے اسکے خطر
زہر سے اس مار کے تو کر گریز / دور ہون اس سے ہے جنکی عقل تیز
نقش پہ مانند طفلان دے نہ جان / ہو نہ مجنو رنگ و بو مثل زنان
زال دنیا ہے عروس بے وفا / روز اک شوہر سے رہتی ہے جدا
مرد ہے اس حقیقت سے ہو جو واقف / اور دے شوہر پھیر کر اسکو طلاق
ہووے خندان پیش شوہر باصد تپاک / زخم دندان سے کرے آخر ہلاک

بیان اہل سعادت

ہے دلیل نیکبختی چار چیز / جسمین یہ ہو وہ شخص ہے بیشک عزیز

اصل گوہر ہے دلیل نیکبخت
بدگہر ہوتا نہین شایان تخت

نیک رایون کی ہے قسمت مین ثواب
جو کہ ہے بدراے اسیر ہو عذاب

جو کوئی ایمن عذاب حق سے ہے
وہ گروہ نیکوکار مطلق سے ہے

عمر دنیا چند روزہ ہے تو جان
بس وہ غافل ہے نہین ہے جسکو دھیان

ترک لذات جہان کو ساتھ رکھ
دامن صاحبدلان پر ہاتھ رکھ

شائق لذات نفسانی نہو
دوستدار عالم فانی نہو

خاک دنیا سے نہو حاصل تجھے
ایک دن مرنا ہے تجھکو جان لے

جان تیری تن سے جب ہوگی روان
خاک سے بھر جائیگا ہر استخوان

جب کہ تجھسے موت کا چارہ نہو
دوستدار نفس امارہ نہو

بیان سبب عافیت

عافیت چاہے اگر تو اے عزیز
یاد رکھ اچھی طرح یہ چار چیز

ایمنی اور غذائی نعمتین
تندرستی اور فراغت دہر مین

تجھکو حاصل ہو جو نعمت اور امان
عافیت کے ہین یہی ظاہر نشان

جب کہ دل فارغ ہے اور تو تندرست
فکر مین دنیاے دون کے ہو نہ چست

فکر کر ہرگز نہ بہر کام نفس
تا کہ ہو جاوے نہ قید دام نفس

کر نہ وہیان اصلا ہواے نفس پر
تو نہ فکر بہر ہاے نفس کر

نفس او شیطان تجھے گمرہ بنائین
تا کہ تجھکو بہ دوزخ مین گرائین

نفس کی سرکوبی کر اور خوار جان
دور رہ دنیا سے کہنا میرا مان

جو کہ رکھے اپنے نفس بد کو سیر
بیگمان ہووے کہ کرنے مین شیر

ہر مزہ سے حلق تیرا ہو جو دور
ہر گرسنہ دل ترا ہووے نفور

آب و نان سے حلق تک تو فکر کر
تو نہ حیران ہو کہ ہے اسمین خطر

گر نہو صائم نہو کہانے مین غرق
تا کہ ہووے تجھمین او حیوان مین فرق

خواب مین تو روز و شب ہی سربسر — اپنے شمع گور کی تدبیر کر
مثل حیوان جو ہو محو خواب و خور — نور نعمت سے نہو دل تیرا چور
مدتون سوئیگا تو بیدار ہو — گر خبر رکھتا ہی خود ہشیار ہو
ہیچ ہین دنیا کے پڑنا ہی برا — دست دنیا سے اٹھانا ہی بجا
ہاتھ اٹھا دنیا سے دونون سے نہین — جب مدام اسمین تجھے رہنا نہین
تن کی آرایش نکر تو ای فقیر — تاکہ ہووے دل ترا بدر منیر
محو حسن و صورت زیبا نہو — حیرتی اطلس و دیبا نہو
بندۂ حق ہو ہوا کو ترک کر — پہن خرقہ زندگی چاہے اگر
خرقۂ پشمینہ کو رکھ دوش پر — نامرادی کا تو شربت نوش کر
جامۂ ریشمی پہنتا ہی جو تو — پاک کر کینے سے تو سینے کو تو
جامہاے فاخرہ کو دور کر — عاقبت مین تاکہ ہووے بہرہ ور
بے تکلف ہوکے آرایش نہ ڈھونڈھ — ترک راحت کرکے آسایش نہ ڈھونڈھ
صاف کپڑا گو نہین ہی تیرے پاس — گر نہین تن پر ترے اچھا لباس
بس ہین کافی ہی لباس صوف ہو — تا صفات حق سے تو موصوف ہو
مرد رہ کو کب جہان سے ہو وہو — کب اسے اندیشۂ نابود ہو
مرد رہ کو ہووے قالین بوریا — خشت گو اسکو ہی بالین سے سوا

بیان تواضع و صحبت درویشان

تجھمین گر ہو عقل و دانش اور تمیز — چاہیے درویش ہو تو ای عزیز
بہرہ ور ہو صحبت درویش سے — کر حذر تو غیبت درویش سے
صحبت درویشان ہی جنت کی کلید — لعنتی ہین انکے دشمن ای سعید
جامۂ درویش صوف و دلق ہی — کب انہین فکر ہواے خلق ہی
جب تلک نفس کے تابع رہے — غیر ممکن ہی خدا اسکو ملے

مردہ کیا سمجھے قصر و باغ کو / اسکے دل مین چاہے درد و داغ ہو
گھر بنائے تو جو مثل آسمان / تو بھی تو زیر زمین ہوگا نہان
شکل رستم ہو جو تیرا زور و شور / صورت بہرام کیا ہوگی گور
آخرت سے ای پسر غافل نہو / دولت دنیا سے تو خوشدل نہو
تو بلیات جہان مین صبر کر / شکر کر ہون نعمتین حاصل اگر

بیان دلائل شقاوت

چار چیزین یہ جو ہین ای مہربان / تو انھین آثار بدبختی کے جان
جاہلی و کاہلی ای یار ہین / بیکسی و ناکسی یہ چار ہین
جو کہ ہو بند عبادت مین مدام / ہو وہی اہل سعادت لاکلام
جسنے تابع ہوا و حرص کی / نفس پر اپنے نہو قادر کبھی
مست خواب و خور ہو حیوان ای پسر / حشر مین آتش مین ہوا سکا گذر
دور کر دل سے مراد و آرزو / پھر کھڑا ہو جا خدا کے روبرو
کامرانی جو کرے ناکام ہی / مردہ کو نام سے کیا کام ہی
امر و نہی حق پہ رکھ اپنی نظر / پیروی نفس کافر تو نکر
کامرانی تو نے گر پائی ترک کی / عیش مین بیشک کٹیگی زندگی
امر و نہی حق کو سن دل سے ذرا / جاے شادی کب ہے دہر بیوفا

بیان ریاضت

چاہتا ہے گر کہ ہووے سربلند / آپ پر کر لے در راحت کو بند
بند رکھے جو در راحت مدام / تو اسپہ کھل جائین در دار السلام
غیر حق ڈھونڈھے جو کوئی ای پسر / آپ سے دنیا مین نہین گمراہ تر
ای پسر اور ترک شہرت و جاہ کر / آپکو شائستہ درگاہ کر

کھینچتی ہے جاہ پستی کی طرف / اور عزت تن پرستی کی طرف
خوار ہوگا تو نہ ہرگز جاہ ڈھونڈ / اے پسر لازم ہے وہ درگاہ ڈھونڈ
نفس ترک حرص مین ہووے حبیب / گوشمال نفس یہ ہے اے مجیب
یاد حق سے کب ہے ایسا ابتلا / نفس امارہ سے ہے مجتنبا
جسکو یاد حضرت صانع رہے / ایک ہی لقمے پہ وہ قانع رہے
روز کی روزی پہ تو کر اکتفا / گر نہووے کر خدا سے التجا

بیان مجاہدت نفس

نفس کافر کی ہے قاتل تین چیز / مین بیان کرتا ہون تو سن اے عزیز
خنجر خاموشی و شمشیر جوع / نیزۂ تنہائی و ترک ہجوع
جو کہ ان ہتیارون کا شیدا ہو / نفس کج اسکا کبھی سیدھا نہو
درد دل سے تیرے حب اللہ ہو / نفس شیطان لعین ہمراہ ہو
اہل دنیا کو ملے جب سیم و زر / کیون نہ کھائین لقمہ شیرین و تر
جو کوئی یان محو سیم و زر رہے / حشر مین وہ تشنہ و مضطر رہے
کار عقبی جسنے دنیا مین کیا / کرتا ہے لطف و کرم اسپر خدا
ہے یہ دنیا نابکارون کے لیے / عاقبت پرہیزگارون کے لیے
ہے عدو ابلیس تیرا اے پسر / خوش ہو وہ تو دور حق ہووے اگر
جو کہ کل دنیا مین آلودہ رہے / عاقبت مین خاک حاصل ہو اسے
یاد حق مین اے پسر مشغول رہ / خلق سے تو دور مشغول رہ

بیان فقر

فقر کو ظاہر نہ کر تو اے پسر / واسطے اپنے ذخیرہ تو نہ کر
کل وہی رازق کہ جان بخشی تجھے / غم نہ کھا کچھ آب و نان دیگا تجھے

قطعہ

بھاگے مانند شتر مرغ اے جوان | بار طاعت کے اٹھانے سے جو یان
کیا عجب اسکا پہ وارث اگر | ٹوٹے اور ہووے وہ عاجز بےسبب
بار سے اسکے تحمل جو کرے | زندگی مین وہ تحمل سے رہے
جب کیا بار امانت کو قبول | تو نہو اسکے اٹھانے سے ملول
خود فضولی کی ازل مین تے سبب | اور فضولی کی جہولی کے سبب
کام کر تو اے پسر غافل نہو | جب بلے تونے کہا کاہل نہو
کاہلی جو طاعت حق مین کرے | ہو جہان مین گمرہی حاصل اسے
تیز رو طاعت مین مثل باد ہو | کام سے دنیا کے تو آزاد ہو
رہگذین مین ذرہ ذرہ پر خوف ہے | رہبر کامل سے غفلت تا بکی
وہ شغل سر پہ ہے بار گران | سعی کرتا ہو تجھے قبل کاروان
جسکے سر پہ ہو مین ہو بار گران | خون بہے آنکھون سے اسکی ہمگنان
لاش بھاری ہے سبک کر بار کو | تاکہ رستے مین کہین مشکل نہو
تہہ یا چشمہ دنیاے دون | ہوگیا اے تجھے خوار و زبون

ترک خودستائی وخودآرائی کا بیان

خودنگر دستار سے اب زیب سر | ہو سکے تجھسے تو خوش ہو دل کو کر
تو کرے جبتک نہ ترک عزوجاہ | کرن دے سر پہ جگہ مثل کلاہ
کب ہمہ دے تن کی آرایش یہان | تن کی آرایش مین ہے نقصان جان
تن کو تقوی سے نہین بہتر لباس | کب تکلف کا ہوا مردون کو پاس
جو کہ ہو پابند آرایش یہان | ہو وہی فرزند آسایش یہان
عاقبت مین وہ رہیگا نامراد | وہ نہوگا عیش کے بہرہ سے شاد
خودستائی پیشہ ہے شیطان کا | آپ کو کم سمجھے ہے مرد خدا

آپ کو آدم سے جو بہتر کہا — اسلیے مردود شیطان ہو گیا
خاک ہو مردم تواضع کے سبب — سرکشی سے گم ہو تو زنار سب
راندہ ہے شیطان استکبار سے — اور مقبول آدم استغفار سے
مقبل استغفار سے آدم ہوا — خوار استکبار سے شیطان ہا
دانہ ہوا افتادگی سے سربلند — خوشہ کا سر کاٹین ہووے گر بلند

بیان آثار الٰہی

چار چیزیں ہیں نشان الٰہی — تجکو بتلاتا ہون ہے سب آگہی
ہو نہ سمجھے آپ میں گر عیب ہو — ڈھونڈھے خلق اللہ کے جو عیب کو
ہووے کشت دل میں تخم بخل تو — رکھتا ہو جو وفا کی آرزو
خلق جسکے خلق سے خوشنود ہو — قدر منظور اسکی ہو معبود کو
دہر میں ہو خوبی سے رکھے جو کام — کام ہو بد روئی سے ہو اسکو مدام
خوف سے ہو تن کو بلا سے جان کی — مردم بدخو بھی ہو انسان کوئی
بخل ہے برگ و بر نخل سقر — ہے سگ مسلخ بخیل بے ہنر
روے جنت کو نہ دیکھیگا بخیل — ہے وہ مثل پشہ زیر پاے فیل
دور رہ بخل بخیلان سے مدام — تا کہین ابلہ نہ تجکو خاص و عام

بیان عافیت

تا کہ تجکو ہو بلاؤن سے نجات — کر حذر دو چیزون سے اے نیک ذات
نفس و دنیا سے حذر کر تو مدام — تا بلاؤن سے نہووے تجکو کام
ہو جو حرص و آز کا تو مبتلا — ہر طرف سے گھیرے تجکو بلا
سیم و زر رکھتا نہیں جو بیگمان — وہ جہان ہو اسکو حاصل ہوا امان
نفس و دنیا ترک کر تو اے فقیر — تا رہے تو ہر بلا سے بے خطر

ایک تو دل کو ہو خوف ذوالجلال / ایک فکر و خواہش قوت حلال
چلنا راہ راست پر مردانہ وار / تیسری خصلت ہی وہ ہی رستگار
گر تواضع تو کریگا بیگمان / دوست جانے گی تجھے خلق جہان
سر نہ دنیا دار کے آگے جھکا / ہاتھ سے جاتا رہیگا دین ترا
حرص سے جو کوئی دنیا دار ہو / بیگمان اُس سے خدا بیزار ہو
وصف دنیا دار سے ہرگز نہ کر / مرتکب مردار پر ڈالے نظر
مردے ہین یہ اغنیاے روزگار / مردون سے صحبت نہ رکھ ای ہوشیار
مال و زر گر ہاتھ مین آیا تو کیا / آخرش تو گور ہو گی تیری جا

بیان فضیلت ذکر

روز و شب کر اپنے دل سے یاد حق / ہی اگر معلوم عدل و داد حق
زندہ رکھ ذکر دن سے صبح و شام / کر نہ غفلت مین بسر ایام کو
یاد خالق کی غذاے روح ہی / اور دواے سینۂ مجروح ہی
یاد حق مونس اگر ہو جان کی / آرزو تجکو نہو ایوان کی
جب گھڑی غافل تو رحمان سے رہے / کام بیشک تجکو شیطان سے رہے
ہو نہ غافل ذکر حق سے گاہ تو / دو جہان مین تا ہو تیری آبرو
ذکر کر اخلاص سے تو ہو کے چست / ذکر بے اخلاص کب ہووے درست
تین صورت ذکر کی ہین بے خلاف / تو نہ جان اس بات کو لاف و گزاف
ہی فقط ذکر زبانی ذکر عام / ذکر خاصان دل سے ہی بیشک مدام
ذکر سر ہی ذکر خاص الخاص کا / ہی وہ خاصہ جو نہین آگہ سدا
ذکر بے تعظیم بدعت ہی مدام / کیونکہ اسمین شرط حرمت ہی تمام
ذکر ہر ہر عضو کا ہووے جدا / سات اعضا ذکر کرتے ہین سدا

قطعہ

ذکر آنکھون کا ہی ای فرخندہ فر / ہو نگاہ پاک خوف حق سے تر

دیکھنا صنعت کا خالق کی مدام — غرق رہنا اُسمیں ہر دم صبح و شام
ذکر تیرا یاربی چاہئیے سدا — ہے زیارات اقارب ذکر پا
استماع قول حق ہے ذکر گوش — ذکر کر رکھتا ہے گر تو عقل و ہوش
ذکر دل ہے خوف رب پاک ذات — جب ذکر تا تجکو حاصل ہو یہ بات
جہل سے کرتا ہو جو ہر دم گناہ — کیا مزا دیوے اُسے ذکر آلہ
پڑھنا ہے قرآن کا ذکر زبان — یہ نہیں جسمیں ہے مشغول کر زبان
شکر نعمتہاے حق کر صبح و شام — تا کہ پاوے نعمتیں حق کی تمام
حمد خالق کو تو کر ورد زبان — تا شود پر باعمر جاودان
غیر ذکر حق نہ لب اپنے ہلا — کام کیا یا کون کو ہے اسکے سوا

بیان عمل چار چیز

خوب ہے سب کے لیے یہ چار چیز — یاد رکھ اسکو تو اے طفل عزیز
ایک تو یہ ہے کہ ہووے دادگر — اور اپنی عقل سے ہو باخبر
اور شکیبائی سے ہر دم رکھنا کام — خدمت انسان بجا لانا مدام

بیان خصلت ذمیمہ

چار چیزیں اور یہ ہیں اے پسر — بد جو سارے خلق سے ہیں سر بسر
ایک اُنہیں سے حسد ہے جان لے — ہے تکبر دوسرے تو مان لے
تیسرے خشم و غضب ہے اے پسر — ہے بخیلی چوتھے اُسپر رکھ نظر
اے پسر ان خصلتوں سے کر حذر — کیونکہ یہ سب خصلتیں ہیں کشتنی
غل و غش سے صورت نہ پاک ہو — گور میں جانے کے آگے خاک ہو
حرص کو چھوڑ اور قناعت پیشہ کر — کچھ تو اپنی موت سے اندیشہ کر
رہ ہمیشہ دوستوں میں صبح و شام — سروے دشمن کو نہ دکھلا اپنی کام

بیان سعادت و نصیحت

چار چیزین ہین سعادت کی دلیل
شرح انکی سن تو ای مرد عقیل

جسمین یہ ہو وے سعادت کا نشان
بیگمان وہ لے صلاح دوستان

جسکی ہوتی ہی سعادت رہنما
صبر کرے گر کرے کوئی جفا

ہوتے ہین بخت و سعادت جسکے یار
ہوتا ہی دشمن سے اپنے سازگار

تجھسے گزشتہ ہوا نفس پلید
ای برادر جان اپنے کو سپید

گر صلاح دوست سے تدبیر ہو
یار تیری دولت دستگیر ہو

خود سری سے جو کوئی کرتا ہی کام
بخت و دولت اس سے پھر جاتے تمام

جو دشمن کا نہ سر لیکر تبر
قتل کر سکتا ہو گر دیکر شکر

ہر گھڑی ایذاے نا اہلان اٹھا
عیش خوش سے گر ہو تجکو دعا

جب موافق ہو ترے کوئی مقام
وان سے تو ہرگز نہ چاہیئے کلام

ایسے شخصون کو نصیحت تو نہ کر
پند تیری جن پہ ہو وے بے اثر

خوے بد خو نیک ہو مشکل ہے یہ
جہد کیا کرتا ہے لاحاصل ہے یہ

گر ہو راضی کوئی بندہ تو کیا
کوئی ممکن ہے کہ پھر جائے قضا

جنگ گر کوئی کرے سلطان سے
خان و مان کو اپنے وہ ویران کرے

باغی سلطان جو ہو وہ ہو تباہ
روز اسکا مثل شب ہو وے سیاہ

بیان علامت مدبری

چار چیزین ہین نشان مدبری
یاد رکھ چاہے اگر تو بہتری

مشورت ابلہ سے کرنا اے پسر
اور دینا جاہلون کو سیم و زر

دوستون کی ضد سے جو ہو ملول
اسکو مدبر کہتے ہین اور بو الفضول

جسکو دنیا سے محبت ہے یہان
نفرت اس مدبر سے کرتا ہے جہان

مشورت ابلہ سے جو کوئی کرے ‏ ‏ دیو ملعون کرتا ہی گمرہ اُسے
جاہلون کو جو کہ دیوے سیم و زر ‏ ‏ مقبلون مین کب ہوا خلل ہی بسیر
ہو اگر جاہل جہان مین زر بکف ‏ ‏ صرف بیجا سے کرے زر کو تلف
دوستون کی پند کب مدبر سُنے ‏ ‏ ترک کر دے دوستی کو جہل سے
حال دنیا سے جو ہو عبرت سمجھے ‏ ‏ کون مدبر خلق مین تجکو کہے
عقل سے جس شخص کو ہوا آگہی ‏ ‏ وہ نہین لیتا ہی راہِ گمرہی

چار چیز کو حقیر نہ سمجھنے کا بیان

چار چیزین ہین بزرگ و معتبر ‏ ‏ گر بظاہر خرد آتی ہین نظر
ایک دشمن ایک آتش اے پسر ‏ ‏ اک مرض جس سے کہ ہو جان کا ضرر
ایک دانش ہی مری باتون کو مان ‏ ‏ خُرد ان چیزون کو تو ہرگز نہ جان
جسکی آنکھون مین کہ ہو دشمن حقیر ‏ ‏ ایک دن دام بلا مین ہو اسیر
ذرہ آتش کبھی جو سر اُٹھائے ‏ ‏ کیا عجب گر ایک عالم کو جلائے
علم کو بھی سمجھ ہرگز نہ خوار ‏ ‏ کس سے قدر علم کا ہووے شمار
رنج امراض کی بھی تو تدبیر کر ‏ ‏ ورنہ پچھتائیگا آخر اے پسر
کیجیے جلدی علاج درد سر ‏ ‏ کیونکہ مجنون اسمین ہونے کا ہی ڈر
بات سے دشمن کے تو رہ پُر حذر ‏ ‏ تا نہ آفت آسکے تیری جان پہ
تھوڑی سی آتش کو بجھا سکتا ہی آب ‏ ‏ لیک کیا چارہ ہو وقتِ التہاب

بیان مذمت خشم و غضب

چار چیزین ہون جہان اے مہربان ‏ ‏ چار چیزین اور ہون موجود وان
مرد رسوا ہو لجاجت کے سبب ‏ ‏ ہو پشیمان خشمگین انسان ہو جب
کبر سے ہوتی ہی پیدا دشمنی ‏ ‏ باعث خواری ہی سب کاہل تنی

کام جب انسان بجاجت سے رکھے — آپ کو وہ خوار اور رسوا کرے
جو کوئی غصہ سے کام اپنا رکھے — جو پشیمانی ہو حاصل اُسسے
کبر سے سر کو اُٹھائے گر کوئی جب — اُسکے ہوجاتے ہین دشمن بیسبب
کاہلی ہو جسکے جسم و روح کو — تیشۂ خواری سے وہ مجروح ہو
اپنے غصہ کو نہ کھائے جو مدام — اُسکو پڑ جائے پشیمانی سے کام
جو کہ تن پرور ہو اور سستی کا گھر — کیسا وہ ہو انسان وہ ہوگا خر

چار چیزون کی بے ثباتی اور اُنسے پرہیز کرنے کا بیان

چار چیزون مین نہین اصلا بقا — اسکو گوش دل سے سن اے خوش لقا
بے بقا ہو جور سلطان زمان — عہد اُسکے ہے عتاب دوستان
تیسرے ہے ابر سے مہر زنان — صحبت ناجنس چوتھی ہے عیان
جب رعیت پر کرے سلطان ستم — ملک مین وہ کم بقا ہو یک قلم
دوستون کا تحفہ گر ہووے عتاب — کم بقا ہے وہ بشکل نقش آب
گرچہ صورت عاشق و شیدا رہے — آپڑے تنگی اگر شکوا کرے
گرچہ ناجنسون مین بیٹھے آدمی — خاک ہووے اُنسے اسکی ہمدمی
زاغ فارغ چونکہ ہووے گل سے ہے — اُسکو نفرت صحبت بلبل سے ہے
صحبت ناجنس بس جانکاہ ہے — ہر کوئی اس حال سے آگاہ ہے
سامنے آسکے کوئی ناجنس اگر — بھاگ مثل باد اسکو چھوڑ کر

اس امر کا بیان کہ چار چیزون سے چار چیزون کا کمال ہوتا ہے

چار شے کو چار شے سے ہو کمال — یاد رکھ تجکو اگر ہووے خیال
ہو خرد سے تیری دانش کو کمال — دین کو حاصل عمل سے ہو کمال

دین ترا پرہیز سے کامل رہے | ہووے نعمت شکر سے حاصل تجھے
عقل سے دانش ہے کامل ہے یقین | بے عمل دیندار ہو سکتا نہین
شکر سے نعمت کو ہوتا ہے کمال | غافلون کے واسطے ہے گوشمال
ناسپاسی مین ہے نعمت کا زوال | بہرہ شاکر ہے نعمت کا کمال
علم سے بے عقل کو حاصل نہین | کر حذر اس سے کہ جو عاقل نہین
بے خرد دانش ہے بیکار اے پسر | علم ہے مرغ اور خرد ہے بال و پر
جو کہ عالم ہو کے ہووے بے عمل | بیگمان ہے عقل مین اُسکے خلل

اُن امرون کا بیان جنکا پھیرنا محال ہے

چار چیزین ہین کہ وہ پھرتی نہین | پھیر جو لائے کوئی ممکن نہین
ایک سخن وہ جو زبان پر آگیا | اور ناوک جو کمان سے ہو جدا
بات جو کہدی نہین پھرتی کبھی | رد بھی کرسکتا قضا کو ہے کوئی
تیر جو پھینکا نہ آئے وہ کبھی | ویسے ہی یہ عمر جو ضائع ہوئی
جو تامل بات مین کرتا نہین | پھر ندامت سے اُسے چارا نہین

قطعہ

جو سخن لب پر ترے آیا نہین | اُسکو کہہ سکتا ہے تو پیدا نہین
لیک منھ سے بات جو نکلی کہین | غیر ممکن ہے وہ پھر سکتی نہین

عمر کو غنیمت جاننے کا بیان

عمر کو اپنی غنیمت جان تو | جا کے پھر آتی نہین ہے مان تو
رد نہین کر سکتا ہے کوئی قضا | راضی ہی ہونا قضا سے ہے بجا
عمر کو اپنی نگہ رکھ اے پسر | جائیگی تو پھر نہ آئیگی نظر
ہو وسے کہ دنیا مین جسے فکر امان | بند رکھے وہ سدا اپنی زبان

بیان خموشی و سخاوت

چار چیزون سے ہو حاصل چار چیز — یاد رکھ ان باتون کو تو اے عزیز
خامشی جس شخص کا یان پیشہ ہو — ہو وہ ایمن کب اسے اندیشہ ہو
خامشی سے اپنی سچ کو ملے — جو کہ ہو خاموش وہ ایمن رہے
ہو سخی کو سروری اے نیکنام — شکر نعمت کو بڑھاتا ہے مدام
جو کہ یان رکھتا ہے خاموشی کا پاس — اپنی کا ہین لیتا ہے لباس
مانگتا ہے گر امان اے نیک نام — کر تو خلق اللہ سے نیکی مدام
جسکو ہووے عادت جود و کرم — اسکو خلق اللہ جانے محترم
نیک یا بد جو کوئی کرتا ہے کام — واسطے اسکے نتیجہ اے نیکنام
اے برادر بندۂ معبود دہر — صاحب لطف و سخا و جود و مہر
کر سدا انجیل بخیلان سے حذر — تا جہنم مین نہو تیرا گذر

جو چیزین خرابی کی باعث ہین انکا بیان

چار چیزون سے ہو حاصل چار چیز — سمجھے گا اس نکتہ کو اہل تمیز
چار باتین یہ ہون جسمین آشکار — اسکے لاحق ہوتی ہین باتین چار
خوار ہو جاتا ہے سائل جو کہ ہو — رہتا ہے تنہا وہ مستخف ہو جو
جو نہین رکھتا خبر انجام سے — ہو پشیمان آخر اپنے کام سے
احتیاط کار کا ہے جسکو دھیان — خوش رہے دنیا مین وہ اے مہربان
رکھتا ہے بد خوئی سے جو شخص کام — دوست کرتے ہین گریز اس سے تمام

چار چیزین جو آدمی کو توڑ ڈالتی ہین انکا بیان

چار شے سے آدمی پاوے شکست — اپنے گوش دل سے سن اے حق پرست

دشمن بسیار و قرضِ بے شمار
جرم بے حد اور اقارب کی قطار

ہووے گر مسکین کو کوئی غرق وام
غصہ سے اسکا خون پی جائے تمام

جسکے دشمن ہون بہت وہ ہے تباہ
دونون چشم صاف اسکی ہون سیاہ

لڑکے بالے جسکے ہووین بے شمار
نالہ و زاری سے ہووے زیر بار

مذمت زنان و صبیان

چار چیزین ہین بری اے نیک خو
یاد رکھ انکو اگر عاقل ہے تو

عورتون سے رکھنا امید وفا
یاد رکھ اسکو کہ ہے از بس برا

اور طلب ابلہ سے کرنا ایمنی
صحبت طفلان ہے اس سے بھی بری

مکر دشمن سے ہے جو بھی ایمنی
کام کیا دشمن کو غیر دشمنی

بیان عطاہاے حق

چار چیزین ہین عطاے ذو المنن
گوش جان و دل سے سن میرے سخن

فرض خالق کو بجا لا اے پسر
بعد ازان مان باپ کو راضی تو کر

کر ہمیشہ ساتھ شیطان کے جہاد
اور کر تائید خلق نامراد

بیان سبب زیادتی حیات

بڑھتی ہے ان چار چیزون سے حیات
یہ نصیحت یاد رکھ اے نیک ذات

سننا آواز خوش و مرغوب کا
اور جمال ماہرو کا دیکھنا

تیسرے ہے مال و جان کی ایمنی
جس سے ہوتی ہے ترقی عمر کی

جسکی حاصل ہو مراد دل تمام
عمر مین اسکے ہو افزونی مدام

حیات کے گھٹ جانے کا بیان

عمر کو کم کر دیتی ہے یہ پانچ چیز
یاد رکھ یہ بات اے طفل عزیز

خواہش دنیا کا بری ہین خیال / اور بھی ہے اور رنج ای خوش خصال
مردے پر ڈالیگا جو اپنی نظر / عمر گھٹ جائیگی اسکی بیشتر
پانچوین ہے خوف و ترس دشمنان / عمر کو ان باتون سے پہونچے زیان
دشمنون کا خوف ہو جسکو مدام / اس طرح رہتا نہین ہے اسکا قوام
ڈر خدا سے اور نہ تو دشمن سے ڈر / تا رہے دشمن سے بے خوف و خطر

بیان باعث زوال سلطنت

بادشاہون کو بری ہے چار چیز / یاد رکھ اسکو جو رکھتا ہے تمیز
مملکت مین ہو اگر جور امیر / کام سے اپنے جو غافل ہو وزیر
رنج ہو شہ کو جو خائن ہو دبیر / ہے برا زورون پہ گر آئین اسیر
ملک پہ گر ہو امیرون کا ستم / بادشہ کو ہووے بیشک رنج و غم
جبکہ غافل ہو وزیر بے خبر / بادشہ کا ملک ہو زیر و زبر
کاتب دیوان اگر غدار ہو / کیا عجب ہو رنج قلب شاہ کو
زور حاصل ہو اسیرون کو اگر / ملک مین ہون فتنے برپا سر بسر
ہو صلاحیت جو حاصل شاہ کو / ہاتھ اسیرون کا وہین کوتاہ ہو
گر نہ ہووے عاقل و دانا وزیر / بادشہ کو اس سے ہو رنج کثیر
گر نہ رکھے شہ سیاست پر نظر / ملک سارا ہووے ویران سر بسر

آبرو نہ مٹنے کا بیان

خصلتین ہین پانچ اُنسے کر حذر / آبرو پر اپنے گر رکھے نظر
کہہ نہ تو ہرگز سخنہائے دروغ / جھوٹ سے حاصل نہ ہوگا فروغ
ای پسر سردار سے تو کر نہ جنگ / آبرو جائیگی اور ہوویگا ننگ
جو نہین کرتا ہے مردم سے ادب / آبرو کھووے اگر وہ کیا عجب

ہو سبکساروں مین کبھی داخل نہ تو
کیونکہ گھٹ جاتی ہے اسمین آبرو

تو کبھی سردار کا دشمن نہ ہو
آبرو اپنی حماقت سے نہ کھو

ہو اگر تجھکو بھی خیال آبرو
چاہیے حاصل کرے خلق نکو

چھوڑ کر آہنگ سبکساری کرے
خلق مین کیا آبرو اسکی رہے

جو شخص باتین خلق سے ہرگز نہ کر
ہووے فند آبرو تجھکو اگر

رہ خباثت سے ہمیشہ آپ دور
تاکہ حاصل ہو ترے چہرے کو نور

تجھکو گر ہو شوق نام نیک کا
تو کسی کو تو نہ کہہ ہرگز برا

تا نہووے دہر مین اندوہگین
خلق سے تجھکو حسد اچھا نہین

آبرو بڑھنے کا بیان

پانچ چیزون سے ہو زائد آبرو
اپنے گوش دل سے سن رکھ اسکو تو

اہل زر ہو کر سخاوت گر کرے
آبرو تیری زمانے مین بڑھے

بردباری اور وفاداری کو گر
آبرو بڑھتی ہے ان سے بیشتر

کام جو رکھے سخا و جود سے
دن بہ دن سب آبرو اسکی بڑھے

کام مین اپنے جو ہو مشغول تو
کیا عجب بڑھ جاوے تیری آبرو

آبرو تیری سخاوت سے بڑھے
بے خرد ملعون ہووے بخل سے

خلق دنیا پہ جو کرتا ہے کرم
آبرو بڑھتی ہے اسکی دمبدم

ہو ہمیشہ بردبار و باوفا
تاکہ رخ کو تیرے حاصل ہو صفا

دشمنون سے راز تیرا ہو نہان
دوستون پہ بھی نہووے گر عیان

شرمساری سے اگر ہے تجھکو ڈر
صرف تو مال امانت کو نہ کر

دوسرون کے عیب کو ظاہر نہ کر
تا نہان ہو عیب تیرا سربسر

رکھ ہواے دل سے تو ہرگز نہ کام
تا نہو تجھکو پشیمانی مدام

تاکہ تو عالم مین ہووے سرفراز
ہاتھ اپنے کر نہ ہر جانب دراز

قدر کر انسان کی اے حق شناس
تا ہو تیری قدر کا اوروں کو پاس

جو کہ ہے بے قدر وہ بے عزت ہے یہاں
اسکو تو مردہ سمجھ بے گمان

ہو قناعت کی نہ جسکے دل میں جا
کیا تونگر سیم و زر سے ہو بھلا

ہو جو حاصل تجکو دشمن پر ظفر
رحم کر اور جرم اسکے عفو کر

ڈر خدا سے تو سدا اے باوفا
اسکی رحمت سے تو رہ امیدوار

ہو جہان میں با تواضع با ادب
صحبت پرہیزگاران کر طلب

خلق کے آزار سے تو دور ہو
تا ہنرمندون میں تو مشہور ہو

زہر حرص و بغض و کینہ ہے مدام
صبر و علم و حلم کا تریاق نام

صورت تریاق ہے دانا سے دہر
اور ہے ناداں قاتل مثل زہر

زہر سے تریاق دیتا ہے نجات
زہر سے حاصل نہیں ہوتی حیات

ہر عمل سے نان کا دینا ہے خوب
دوستون پہ کھولنا در کا ہے خوب

تو اگر دانا ہے اور اہل ہنر
جان ناداں آپ کو تو اے پسر

بیان علامت ناداں

مرد ناداں میں ہوں ظاہر دو نشان
صحبت طفلان اک اور میل زنان

بیان صفت زندگانی

زندگی میں ناخوشی اے دل جو ہو
خوے بد سے ہووے حاصل درد کو

اے پسر بدکار جو ہو بالیقین
اسکو مردہ جان وہ زندہ نہیں

عیب تیرا جو کوئی تجھسے کہے
وہ ضلالت سے تجھے باہر کرے

چونکہ ہے دنیا میں بسیار رہنما
اسکا احسان مند ہونا ہے بجا

ہیں وہی اہل خرد اے حق شناس
ہوتا ہے خلق و حیا کا جنکو پاس

ہے یہ لازم راز دل ظاہر کرے
اک حکیم کامل اور اک یار سے

کام تیرا ہو درست ای نیک نام
رکھ نہ تو خود مطلبی سے اپنا کام

زن سے تو صحبت نہ رکھا کر مدام
راز دل اُس سے چھپایا کر مدام

شرع مین جو بات ہووے ناپسند
اُس سے تو پرہیز کر ای ہوشمند

حکم حق سے ہے جو کچھ تجھپر حرام
دور رہ اُس سے کہ ہووے نیکنام

جبکہ دے اللہ تجھکو سیم و زر
کر سخاوت اور بخیلی تو نہ کر

تازہ رو و خوش کلامی سے مدام
ہے سخی مشہور تو نزد عوام

موت کا تو غم نہ کر ای بوالہوس
وقت پہ کیا کام آئے پیش و پس

غل و غش سے دل ہمیشہ پاک رکھ
کینے سے ہر وقت سینہ پاک رکھ

کر نہ تکیہ اپنے تو کردار پر
رکھ نظر تو رحمت غفار پر

نیک خلقی ہے نہایت خوب چیز
خلق خلق نیک کو رکھیے عزیز

اپنے کو کم جان سب سے ای خلف
تھی یہی آرایش اہل سلف

قید شہوت مین جو کوئی شاد ہے
بندۂ جان اسکو اگر آزاد ہے

گرچہ حاصل ہو کسی ناکس کو مال
یاد رکھ اُس سے نہ کر ہرگز سوال

ورنہ ناکس کے نہ جا تو ای پسر
دیکھ کر بھی تو نہ پوچھ اُس سے خبر

کارسازی ابلہون کی تو نہ کر
کام لے اُنسے نہ لیکن اُنسے ڈر

دشمنون سے احتراز کرنے کا بیان

ای پسر دو شخصون سے پرہیز کر
تا نہ پہونچے تجھکو دنیا مین ضرر

جنگجو دشمن سے کر پہلے حذر
یا دنادان سے بھی تو پرہیز کر

اپنے دشمن سے ہمیشہ دور رہ
یار نادان سے سدا مہجور رہ

بات انسان کو نہ کہہ سخت ای پسر
تا نہ پھر جائین وہ تجھسے سر بسر

ہین وہی خوشخو یہی ہین اہل راہ
جو کرین انصاف اور مانگین دعا

بات اچھی ہو تو سب سنتے ثنا
اس سے بہتر ہے کہ پہنائین قبا

غصہ کا کھانا ہے سرداروں کا کام
تلخ ہے لیکن ہے شیریں تر مدام

ہو نہ مردم سے موافق جو یہاں
تلخ اسکی زندگی ہے بے گماں

بے حیا اور شوخ جو ہووے بشر
کیا تعجب ہے کہ وہ ہو بدگہر

مانگتا ہے گر ملامت سے امان
تو ہو ہر دم ہمنشین زمیہ کان

تین چیزوں سے خرابی آئے انکا بیان

خصلتیں ہیں آٹھ خواری کے سبب
یاد رکھ انکو بیان کرتا ہوں اب

ایک تو مثل مگس اے مہرباں
بے طلب ہونا کسی کا میہماں

بے طلب دعوت میں گر جائے کوئی
تو نہ اسکو دھیان میں لائے کوئی

اور وہ جو جائے گھر میں غیر کے
بے سبب بے وجہ سرداری کرے

کام کرنا قول پر دو شخص کے
جو ہمیشہ جنگ میں ہوں جہل سے

جو کہ بالا دست بیٹھے صدر کے
کیا عجب ذلت اگر ہووے اسے

جو نہیں سنتا ہو تیری بات کو
سو زباں میں بھی ہوں تو خاموش ہو

اپنی حاجت کہہ نہ دشمن سے کبھی
اس سے خواری بھی ہے دنیا میں کوئی

کر کمینوں سے نہ تو ہرگز سوال
تا کہ خواری سے نہو تجکو ملال

کودک و زن سے نہ کھیلا کر سدا
تا نہووے خوار و زار و مبتلا

بیان باعث زندگانی خوش

چیز وہ جو دہر میں مرغوب ہے
ایک تو یار اور طعام خوب ہے

خوب ہے یار موافق اے جوان
اور وہ مخدوم جو ہے مہرباں

بات جو تو راست کہتا ہے کہیں
خوب تر عالم سے ہے کچھ شک نہیں

جسکی قیمت ہووے عالم سے سوا
عقل کامل نام ہے اس چیز کا

دشمن حق کو عدو جان اے خلف
کیونکہ ہے سبکی رجوع اسکی طرف

عیب کے اظہار میں کہیا تجھکو سود
کب نظر آیا ہی جسم بے نمود

مانگ مطلب اپنے حق سے ای پسر
ہاتھ میں کب خلق کے ہی خیر و شر

کس سے بندے کی مدد ہو غیر رب
غیر حق سے تو نہ کر یاری طلب

خوف خالق جسکے دل میں گھر کرے
بیگمان خلق جہان اُس سے ڈرے

کر بری باتون سے سینہ اپنی پاک
تا کہ تو ہمیشہ بچاوے ایمان

جن چیزون پر اعتماد نہین اُنکا بیان

پانچ شخصون میں نہین ہی پانچ چیز
باور رکھ اسکو جو رکھتا ہی تمیز

معتمد ہوتا نہین ہی جب ملوک
سمجھینگے اس باتکو اہل سلوک

با مروت سفلہ کب ہووے کوئی
ہووے بدخو کو نہ ہووے سروری

جسکے سینے میں حسد ہوا ای پسر
رحمت حق کب ہو اُسکی جان پر

جو کہ ہو کذاب اور بولے دروغ
کب وفاداری میں ہو اسکو فروغ

بیان نصیحت و خیر اندیشی

عادت ان باتون سے جو رکھے کوئی
صاحب بخت و سعادت ہووہی

عیب انسان کا اگر ہووے عیان
بند کر لیوے ملامت سے زبان

زیر پا جسکے ہو راہ ناصواب
راہ پر لا اسکو تا پاوے ثواب

دور رکھ زحمت کو اپنی خلق سے
بوجھ اپنا رکھ نہ سر پہ غیر کے

بیان تسلیم

رستگاری کا جو تجھکو شوق ہو
مُنہ نہ ان باتون سے پھیر ای نیکخو

دیکھنا حکم قضا کو چاہیے
ڈھونڈھنا دل سے رضا کو چاہیے

اور نہ کرنا غیبت و جور و جفا
ہین یہ باتین جسمین ہے اہل صفا

جسکو ہووے دانش و عقل و تمیز
غیر راہ حق پہ کب دے کوئی چیز

ایسا صدقہ ساتھ ہو جسکے ریا
ہو نہین سکتا ہے مقبول خدا

گر عمل خالص نہ ہووے مثل زر
کھوٹے پہ صراف کی کیا ہو نظر

تا کہ تو دنیا مین دولتمند ہو
دور رکھ حرص و ہوا سے نفس کو

بیان کرامت حق

ہے کرامت حق یہ چار چیز
یاد رکھ یہ بات اے اہل تمیز

ایک تو صدق زبان وقت کلام
دوسرے حفظ امانت ہے مدام

پھر سخاوت کو سمجھ فضل اله
غور کر اسمین جو رکھتا ہے نگاہ

تو نہ ہو ہرگز محبت سو دو چار
کیونکہ ہے وہ دشمن پروردگار

جسکو دین الله نے چیزین یہ چار
ہے وہ بیشک [illegible]

جسنے ظاہر از کرم [illegible] کیا
[illegible]

جو کہ ہووے [illegible]
یاد اور غفلت سے [illegible]

ایسے شخص [illegible]
تا وہ پہونچے نار دوزخ سے [illegible]

غصہ کھانے کا بیان

عمر کی لذت کی گر ہو ہے ہوس
کر حذر ہر وقت خشم و قہر سے

خلق کی خو نا موافق ہو اگر
اپنی خو کو تو موافق اسکے کر

تکیہ دولت پہ نہ کر اے نیک ذات
یاد رکھ یہ ناصح مشفق کی بات

جب نہین ممکن قضا سے بھاگنا
راضی ہو ہونا قضا سے ہے سبب

گر ہوئی حاصل نہ تجھکو کوئی چیز
اسمین تجھکو [illegible] ہو تو اے عزیز

ہو موافق دوستون سے تو مدام — تاکہ حاصل ہون ترے مطلب تمام

بیان جہان فانی

دہر فانی مین وہی ہے معتبر — ہو نہ جسکے دل کو کچھ خوف و خطر

بے وفا ہے یہ جہان اے نیکنام — جور سے ہے مہر سے کیا اسکو کام

جسنے غم مین کی ہے غمخواری تری — کر شریک اپنا اسے شادی مین بھی

روز نعمت مین ہو تو جسکا شریک — روز محنت مین وہ ہو تیرا شریک

جب عطا دولت کرے تجھکو خدا — دوستون سے بھی مدارا ہے بجا

جو کہ غم مین تیرے یار غم رہا — ہووے شادی مین بھی وہ ہمدم ترا

بیان معرفت اللہ

گر تو حاصل معرفت کو ہے بسر — تاکہ پاوے اپنے خالق کی خبر

جو کہ خالق کا ہو عارف با صفا — وہ فنا مین دیکھ لے اپنی بقا

جو نہین عارف نہین زندہ کبھی — قربت حق اسکو حاصل کب ہوئی

معرفت جس شخص کو حاصل نہو — کس طرح حاصل کرے مقصود کو

نفس کو اپنے جو پہچانے ندا — حق تعالی کو تو جانے با عطا

[illegible] عارف [illegible] — جو کہ ہو عارف وہ ہووے نا سپاس

[illegible] مین عارف کے ہو [illegible] — کام عارف کے ہون سارے با صفا

معرفت جس شخص کو بخشے خدا — غیر حق کی ہو نہ اسکے دل مین جا

ہو سے کیا عارف کو دنیا کا خیال — اسکو اپنا بھی نہین ہوتا خیال

ذات حق مین ہوتا ہے عارف فنا — گر نہو فانی تو عارف کب ہوا

رکھتا ہے عارف سدا [illegible] — اسکو کیا دنیا سے کیا عقبی سے کام

ہست عارف بقا با اللہ ہے — کیونکہ عارف خود فنا فی اللہ ہے

بیان مذمت دنیا

دیکھیے دنیا کی اب کس سے مثال / ہے یہ دنیا صورت خواب وخیال
جس گھڑی بیدار ہو تو خواب سے / چیز کوئی بھی نہ حاصل ہووے تجھے
ویسے ہی وہ شخص جو ناگہ موا / کچھ نہ ساتھ اپنے جہان سے لے گیا
خوبرو زن ہے جہان بے وفا / اپنے شوہر کو لبھاتی ہے سدا
مرد کو آغوش میں دیتی ہے جا / تکیہ سے لیکن ہے دل اسکا بھرا
خواب میں شوہر کو وہ پاتی ہے جب / کام کرتی ہے تمام اسکا وہ تب
چاہیے تجھکو عزیز بیہنر / ایسی مکارہ سے رہنا پرحذر

بیان ورع

عمر کر پرہیزگاری میں بسر / چاہتا ہے گر کہ ہووے معتبر
شہر دین آباد کرتا ہے ورع / لیک کرتی ہے اسے ویران طمع
جسکو ہو پرہیزگاری کا خیال / اسکو ہے خشیہ خدا کا کیا خیال
ہو ورع سے اہل عالم رستگار / ہووے رسوا گر نہیں پرہیزگار
ہو ورع سے جو کوئی آراستا / کرتا ہے ہر کام وہ بہر خدا
جسکو حق کی دوستی کی ہے طمع / شبہ کیا کاذب ہے گر ہو بے ورع

بیان تقوی

جانتا ہو دہر میں تقوی ہے کیا / ترک شبہات و حرام ای خوش لقا
جو کہ زائد ہو اگر ہووے حلال / جانتے ہیں اہل ورع اسکو وبال
جب ورع ہو اور ہو علم و عمل / کب ترے اخلاص کو پہونچے خلل
ناگہاں سرزد جو ہووے گناہ / توبہ کر اور مانگ خالق سے پناہ

جب گناہ نقد سر زد ہو گیا ۔ توبہ نسیہ سے ہووے نفع کیا
کاہلی بھی ہو انابت مین خطا ۔ اور نسیہ زندگی ہے بے وفا

بیان فوائد خدمت

کر سدا خدمت تو اے عالی نژاد ۔ تا ہو تیرے زیر ران اسپ مراد
جو کوئی یان خدمت مردان کرے ۔ اسکی خدمت گنبد گردان کرے
جو کہ خدمت کے لیے باندھے کمر ۔ ہووے آفات جہان سے بے خطر
صاحبون کی جو کوئی خدمت کرے ۔ حق اُسے دولت دے اور عزت کرے
ہونگے وا خدام پر جنت کے باب ۔ حشر کے دن بے عذاب و بے حساب
حشر مین خادم ہون اخوانکے شفیع ۔ ہووے جنت مین مقام اُنکا رفیع
ہووے خادم عاصی و مفلس اگر ۔ عابد ممسک سے ہے وہ خوب تر
دیتا ہے خادم کو حق مستعان ۔ اجر و مزد صائمان و قائمان
بہر خدمت جو کوئی باندھے کمر ۔ پاوے نخل معرفت سے وہ ثمر
جو کہ خادم ہو وہ پاتا ہے جنان ۔ اُسکو حاصل ہو ثواب غازیان

بیان صدقہ

تا امان دے تجھکو قہر کردگار ۔ صدقہ دے ہر دم نہان و آشکار
صدقہ دے ہر بامداد و ہر پگاہ ۔ تاکہ دے خالق بلاؤن سے پناہ
خیر کی جس شخص کو عادت رہے ۔ بیشک و بے شبہ عمر اُسکی بڑھے
خلق پر نیکی کرے جو یکسان ۔ خلق مین ہے بہترین مردمان
خلق کو جس سے ضرر پہونچا ذرا ۔ خلق مین اُس سے نہین انسان بُرا
جو نہین دیندار کب ہو رستگار ۔ عقل اُسکو کب ہے جو ہے نابکار
گر ہے مومن فکر تو کر ورع کی ۔ کفر ہے یہہ خدا سے ایمنی

بے ورع کب صاحب ایمان ہوا — بے حیا کب صاحب احسان ہوا
جو ہنر نے توفیق کیا توبہ کرے — گر نہین تحقیق کیونکر حق ملے

بیان تعظیم مہمان

خاطر مہمان کو تو کر اختیار — میہمانی ہے عطاے کردگار
اپنی روزی آپ لاوے میہمان — اور لیجاوے گناہ میزبان
جو کوئی رزاق سے دشمن ہے ہو — اور اسکے میہمان مسکن سے ہو
ای برادر رکھ تو مہمان کو عزیز — چشم حق مین تا کہ تو بھی ہو عزیز
جو کوئی مہمان کی خاطر کرے — واسطے اسکے در جنت کھلے
آمد مہمان سے جو ہووے ملول — اس سے آزردہ ہو اللہ و رسول
جو کوئی یان خدمت مہمان کرے — آپ کو شایستۂ یزدان کرے
دیکھے جو مہمان کو چشم مہر سے — بہرہ پاوے لطف سے اللہ کے
تو تکلف دور کر ای میزبان — تاکہ مہمانی نہو تجھکو گران
ای پسر مہمان کی اعزاز کر — در کو تو کھلا رہے بھی باز کر
میہمانی ہے عطاہاے کریم — جو پھرے اس سے وہ ہووے لئیم
تو گرہ مین زر نہ رکھ عارف جو ہو — بند مہمان پہ نہ کر دروازے کو
دوسرے کا تو نہو مہمان کبھی — میہمان سے تو نہو پنہان کبھی
لطف مہمان پر کرے جو صبح و شام — دہر مین بیشک وہ ہووے نیکنام
جو کوئی مہمان تیرے گھر مین ہو — تجھکو لازم ہے کہ تو دے کھانے کو
ای پسر زائد ہو یا کہ ہووے کم — چاہیے درویش پہ کرنا کرم
گرسنون کو نان دے بہر خدا — تا بہشت عدن مین ہو تیری جا
برہنہ کو کپڑے تو دیوے اگر — رحمت حق ہووے تیری جان پر
کپڑے پہناوے اگر تو عور کو — رخ ترا اک زمین مین پر نور ہو

کام تجھسے نکلے گر محتاج کا
سر ترا شائستہ ہووے تاج کا

بخت و دولت جسکے ہوجاوے ہین یار
کرتا ہے نیکی نہان و آشکار

کھا نہ ہرگز ای پسر نان بخیل
زہر ہے مہمانی خوان بخیل

نان ممسک ہووے باعث رنج کی
ہے کی ہو وجہ صفا نان سخی

کب ہوئی نیکی خسیسون سے بھلا
سقف ویران کو ستون سے کام کیا

خیر کو اپنی طرف نسبت نہ کر
نیک ہے تو دیکھ کر بد سے حذر

بیان علامت احمق

تین احمق کے نشان ہین لا کلام
یا وہ خالق سے رہے غافل مدام

ہووے زائد گوئی عادت مین سدا
کاہلی ہووے عبادت مین سدا

ای پسر تو احمق و جاہل نہو
یا وہ خالق سے کبھی غافل نہو

یا وہ حق مین جو کوئی غفلت کرے
احمقی سے راہ باطل مین رہے

کر نہ نافرمانی حکم خدا
تا عذابون سے ہو محشر مین رہا

تابع شیطان نہو تو الکو پسر
اور احمق کو نصیحت تو نہ کر

حکم یزدان مین نہ ہرگز مار دم
آپ کو ہر ایک سے تو جان کم

ای پسر نامحرمون سے کر حذر
کر نہ تو مال یتیمان پر نظر

راز کو کہنا نہ ہمدم سے کبھی
کیا ہے ہمدم کہ نہ اپنے دل سے بھی

تا کہ ہو آزاد و مقبول ای عزیز
بے طمع ہو دہر مین گر ہے تمیز

بیان علامت فاسق

خصلتین ہین تین فاسق مین عیان
دل مین اسکے شر بھرا ہے بیگمان

خلق کے آزار پر رکھے نظر
اور قدم رکھے نہ راہ راست پر

بیان علامت شقی

تین باتین هون شقی مین لاکلام — احمقی سے وہ سدا کھائے حرام
بے طہارت ہو نہ ووے صبح خیز — ہو وے اہل علم سے اسکو گریز
کر نہ ہرگز دوری اہل علوم — دور تجھسے تا رہے نار سموم
اہل عالم کی نہ کر ہرگز بدی — عیب ظاہر کر نہ انسان کا کبھی
پاک رہ تو اور پاکی پیشہ کر — اور عذاب گور سے اندیشہ کر

بیان علامت بخیل

تین ہین ظاہر بخیلون کے نشان — یاد رکھنا تجھسے کرتا ہون بیان
سائلون سے وہ سدا ترسان رہے — بھوک کی شدت سے بھی گریان رہے
رہ نہین ملتا ہین جو خویش آشنا — جلد گزرے اُسکے گھر سے [illegible]
کس کو اُسکے مال سے ہو فائدہ — اُس سے حاصل ہو وے کس کو فائدہ

بیان قساوت قلب

تین ہین یہ انشان سخت دل — جس سے ہو وے سنگ آہن بھی خجل
ایک تو کرنا ضعیفون پر جفا — اور قناعت کا نہ کرنا دوسرا
پند و وعظ اُسپر نہین کرتے اثر — اُسکے دل پر کچھ نہ ہووے کارگر
جان لے مردے ہین یہ اہل جفا — کب ہو کوئی ہمنشین مردگان

حاجت مانگنے کا بیان

مانگ حاجت اُس سے جو ہو خوبرو — زشت رویون سے نہ ہرگز مانگ تو
کام مومن کو اگر تجھسے پڑے — سعی کر اسمین جو تجھسے ہو سکے

حاجت اپنی مانگ تو سلطان سے
تجھکو کچھ حاصل نہو دربان سے

تو وفات دشمنان سے خوش نہو
کان سے بھی سن نہ اپنے ذکر کو

بیان کارہائے نیک

کر قناعت اپنا پیشہ اے عزیز
فقر سے کوئی نہین گنج تمیز

صبح کو اُٹھکر تو استغفار کر
اپنی فرصت پہ ہمیشہ رکھ نظر

ہمدمون کی اپنی تو غیبت نہ کر
تجھپر شیطان پہ کبھی لعنت نہ کر

روز جب پیدا ہوا آثار سحر
توبہ کر اپنے گنہ سے اے پسر

جسکے دل مین ہو نہ خوف حق ذرا
اُسکو ہر شئی سے ڈراتا ہے خدا

رد نہ کر ہرگز غریبون کا سوال
تاکہ سن لیوے خدا تیرا سوال

عاریت کا ہے جو تیرے پاس مال
چھوٹ جائیگا تو ہو رنج و ملال

عاریت کی چیز دے اے پسر
ساتھ اپنے کون لیجاتا ہے زر

ورثے اسکے سوا حاصل نہین
کپڑے دس گز اور اک دو گز زمین

راہ حق مین جو دیا وہ ہے ترا
ہے بلا سے جان جو تجھسے رہگیا

تھوڑے مین جا لوٹے جو راضی رہا
اُسکی حاجت کو خدا بر لائیگا

پل کی صورت ہے جہان بے وفا
جلد ہی اس سے گذرنا ہے بھلا

گھر کرتا ہے جو پل پر مقام
ہے وہ دیوانہ نہین اسمین کلام

مانگتا ہے کیا خدا سے تو غنا
مال و زر مومن کو ہے رنج و عنا

فقر و درویشی ہے مومن کو شفا
اسمین حاصل ہووے مومن کو صفا

فی الحقیقت ہین عدو اولاد و زر
ظاہرا ہین نور آنکھون کے اگر

انما اولادکم کو یاد کر
تجھسے چھٹ جائینگے یہ مال و زر

بود دنیا سے نہین مردون کو سود
انکو کیا اندیشۂ نابود و بود

صدق سے ہو دل کو صاف اپنے تجھے
کافی ہے اک خرقہ اک لقمہ اُسے

جو کہ ہین بند زیادت مین مدام
جان دے دیتے ہین جو مرد خدا
رکھتا ہی جو کچھ رہِ حق مین وہ دے

وہ نہین اہل سعادت لاکلام
آسمان پر مارتے ہین پشت پا
تا کہ جو کچھ چاہیے تجکو ملے

بیان نتیجہ سخاوت

تو سخاوت مین اگر کوشش کرے
تو ہو مشغول سخاوت ہر گھڑی
ہو سخی کے چہرہ مین نور و صفا
حق نے لکھا ہی در فردوس پر
ہو جہنم سے سخی کو کام کیا
کار اہل بخل سب تلبیس ہین
ہو نہ ممسک کا گذر سوے بہشت
گوش دل سے سن سقر جسکا ہی نام
تو سخاوت مین سدا مشہور ہو
ہو سخی اور تو تو اضع پیشہ کر

بعید شدت تجکو آسایش ملے
دوزخی ہوتا نہین مرد سخی
ہو وہ جنت مین قرین مصطفی
اسخیا کی ہی جگہ ہر سر بسر
قعر دوزخ مین بخیلون کی ہی جا
وہ سقر مین ہمدم ابلیس ہین
بلکہ اُسکو ہو نصیب کب بو بہشت
اہل کبر و بخل کا ہووے مقام
بخل سے اور کبر سے تو دور ہو
تا کہ ہووے دل ترا تابندہ تر

بیان کارہاے شیطانی

خصلتین ہین چار شیطانی یہان
ایک سے آجاے زائد چھینک اگر
خون بینی عشوہ شیطان سے ہی
قی ہی اور انگڑائی ہی شیطان کا کام

جو کہ رحمانی ہو اسپر ہون عیان
فعل شیطانی ہی بیشک اے پسر
کیونکہ شیطان دشمن انسان سے ہی
بیخبر اُس سے نہ رہنا تو مدام

بیان علامات منافق

جو منافق ہین تو اُنسے دور رہ

کیونکہ ہی اُنکی جہنم مین جگہ

تین ہوتے ہیں منافق کے نشان — جو کہ مغروری سے کے باعث ہیں عیان
جو کہ ہو پیمان شکن وعدہ خلاف — ہووے جسکے قول میں لاف و گزاف
مومنوں کی کم اطاعت وہ کرے — اور امانت میں خیانت وہ کرے
کب منافق سے ہوا وعدہ وفا — کب ہو اسکے چہرے میں نور و صفا
جو منافق ہو نہ ہووے وہ امین — یارب اس سے پاک ہووے یہ زمین
تو منافق سے سدا پرہیز کر — تیغ اسکے قتل پر تو تیز کر
گر منافق کے کوئی ہمراہ ہو — کیا عجب جا اسکی قعر چاہ ہو

بیان علامت متقی

تین ظاہر ہیں نشان متقی — کب شقی سے اسکو ہو نسبت کوئی
اے پسر تو یار بد نہو — تا کہ تو مشغول کار بد نہو
جھوٹی باتیں متقی کرتا نہیں — راہ باطل میں قدم دھرتا نہیں
وہ حلال و پاک سے رکھتا ہے کام — کب وہ ہووے قیدی حرام

بیان علامت اہل جنت

خصلتیں یہ تین ہوں جسمیں عیان — اسکو حاصل ہووے جنت بیگمان
شکر نعمت کر بلا میں صبر کر — تا کہ روشن ہو ترا دل اے پسر
جو کہ استغفار پر رکھے نگاہ — نار دوزخ سے اسے حق دے پناہ
جو کوئی اللہ سے اپنے ڈرے — اور گناہوں سے سدا توبہ کرے
دمبدم جو کوئی کرتا ہو گناہ — نار دوزخ سے نہ پاویگا پناہ
ہر گھڑی ہر لحظہ استغفار کر — مفسدوں سے اور بدوں سے کر حذر
خیر اپنے ہاتھ سے کر اے پسر — خیر کو تو وقف کر درویش پر
تو جو تجھکو دے اک درم ہو فائدہ — بعد تیرے سو بھی دین تو نفع کیا

دے دیا ہو تو نے جو کچھ پھر نہ لے
گو کہ تو ہو جاوے عاجز بھوک سے

یہ وہ صورت ہے کہ کوئی ڈر سے
پھر کرے قصد اسکے کھانے کے لیے

چیز کوئی گر سگ کو دے پدر
سگ ہیں نادان و خندان ہو سے

بال عزت سے خوش ہو تو یک ذرا
پھیر کر تو پھر نہ لے جو دے دیا

ان چیزوں کا بیان جن سے دنیا میں خوش ہونا نہیں چاہیے

شادی دنیا نہیں ہے غم سے کم
فائدہ اسکا نہیں ماتم سے کم

نہی لا تفرح ہیں سمجھ تو غور کر
جانے شادی کب ہے دنیا اے پسر

ہے نوشت کہ حق شادمانی کو رکھے
بات یہ میں نے سنی استاد سے

محنت و غم کا تو خوگر ہو مدام
سو دے تجکو پھیر دل اے نیک نام

گر خوشی ہو فضل حق سے ہے بجا
ورنہ دنیا کی خوشی کی اصل کیا

ہے خورسندی بندوں کی یہ رنج و الم
جو فرح ڈھونڈے ہوا اسکا یار غم

شکر اپنی سب کو ہو دے اے پسر
کس لیے پیدا ہوا ہے فکر کر

نیست سے تجکو کیا خالق نے ہست
تا کہ تو عالم میں ہو دے حق پرست

شکر کر تو بندۂ معبود رہ
با سخا و با حیا و جود رہ

نصیحت و نتیجۂ دین و دنیوی کا بیان

صبح کو ہرگز نہ سو تو اے پسر
نفس کو تو کر نہ بدخواہ اے پسر

سو نہ ہرگز اے پسر تو وقت شام
کیونکہ ہے اس وقت کا سونا حرام

دھیان کر قول حکیمان پر ذرا
دھوپ اور سایہ میں سونا ہے برا

اے پسر تنہا نہ کر ہرگز سفر
کیونکہ اس میں تجکو ہو خوف و خطر

ہاتھ کو ہرگز نہ اپنے منہ پہ مار
عاقلوں سے بات یہ ہے یادگار

دیکھ تو شب کو نہ ہرگز آئینا
گھر اکیلا ہو جو اور تاریک ہو
ہاتھ ٹھڈی پہ نہ مار اکثر سدا
چار پایون کی اگر دیکھے قطار
کر سدا درگاہ خالق مین دعا
تاکہ پاوے عمر عالم مین سوا
تا نہ روزی تیری کم ہو اے پسر
جو کہ باندھے فسق و عصیان پر کمر
رزق کم کر دیوے گفتار دروغ
خواب بستر اگر ہووے فاقہ کا سبب
آپ کو جو خواب مین عریان دیکھے
بول جو عریان کرے ہووے فقیر
ہو جنابت مین برا کھانا طعام
نان پارے پاؤن کے نیچے نہ ڈال
گھر کو جھاڑو دے نہ شب کو اے پسر
باپ مان کو گر پکارے لیکے نام
کر نہ تو ہر چوب سے ہرگز خلال
پاک ہاتھون کو نہ کر تو خاک سے
بیٹھ چوکھٹ پر نہ ہرگز دھیان کر
پہلو سے در پر کبھی تکیہ نہ کر
جسم پر اپنے کبھی کنگھا نہ سی
پونچھ منہ دامن سے نہ اپنا کبھی
سیر کو بازار کی جانا نہ کر

دن کو گر دیکھے نہیں اس مین خطا
چاہیے ہمدم کوئی نزدیک ہو
صاحب علم اسکو کہتے ہین برا
درمیان اسکے نہ جا تو زینہار
تا بڑھا دے آبرو تیری خدا
بے ریائی سے تو نیکی کر سدا
گر ہمیشہ تو گناہون سے حذر
رزق اسکے ہو نہ نقصان اے پسر
بات مین کذب آپ کو کسب ہو گر دروغ
نیند کم کر کر تو بیداری طلب
وہ تو اپنے رزق کا نقصان کیے
اور ہووے ناتوان و زار و پیر
کام یہ کب ہو پسند خاص و عام
حق سے نعمت کا جو کرتا ہو سوال
خاک رہ پر بھی نہ رکھ تو زینہار
نعمت حق سمجھ ہو جاوے حرام
تا نہ پڑ جاوے کہیں تجھ پر وبال
دھو نہ پانی ہاتھ دھونے کے لیے
رزق گھٹ جاتا ہے اس مین سربسر
اے پسر کر ایسی خصلت سے حذر
سیکھ ادب تو تاکہ ہووے آدمی
رزق گھٹ جائیگا تیرا اس سے بھی
جب نہ آوے فائدہ اسمین نظر

شہوت سے اپنے گل نہ کر ہرگز چراغ
تا دھوان سے پُر نہو تیرا دماغ

اپنی داڑھی کو کسی دن اے پسر
غیر کے شانہ سے تو کنگھی نہ کر

نان پارے لو فقیرون سے نہ تو
فقر پارے تو فقیرون سے نہ لو

دور کر مسکن سے تا عنکبوت
کیونکہ وہ ہے باعث نقصان قوت

خرچ کر اندازے سے اے بے خبر
اپنے زخم خشک کو تازہ نہ کر

دست رس گر ہو تو پھر تنگی نہ کر
تا نہ فضل حق ہو تیری جان پر

بیان فائدہ صبر

صابرون مین تاکہ ہو تیرا شمار
سختیون مین غم نہ کر ہو کر نزار

تو اگر ہو آفتون مین ترش رو
آپ کو پھر صابرون مین گن نہ تو

تو بلاؤن مین اگر صابر نہین
پیش اہل صدق تو شاکر نہین

صبر کر ہرگز شکایت تو نہ کر
تو شناسا کی خدا کا اے پسر

فخر درویشی نہین ہے گر ترا
تجکو اہل فقر سے ہو ربط کیا

گر کرے تو کام حسب حکم رب
ہووے حرمت تیری بہشت سے

بندہ خدمت سے اگر عقبیٰ کو پائے
نیک حرمت کے سبب ہو اولیا

خدمتی حرمت تو ہے آرام دل
ہووے مقبل خدمتون سے آب گل

گر ہون افعال تیرے برخلاف
صبر پر اپنے تجھے زیبا ہے لاف

تجکو گر ہووے خوشی کا انتظار
آفتون مین صبر کو کر اختیار

بیان تجرید و تفرید

جسکو حاصل ہو صفا تجرید سے
ہوتا ہے شامل وہ اہل دید سے

ترک دعوا کا ہے تجرید اے پسر
ہے یہی معنی تفرید اے پسر

ترک شہوت اصل ہے تجرید کی
قطع شہوت بلکہ ہے یکبار گی

انکساری دے جو شہوت کو طلاق
یاد کر ہرگز نہ غیر اللہ کو
انشاء اللہ پہ جب ہو نگہبان
پھر عقبیٰ پشت پا دنیا پہ مار
ہو سعادت سے جو حاصل مقام
ہاتھ جب دنیا سے دھوئے پھر حق
ہو میسر دو تو اگر تو مرد ہو
محو کبر و عجب و غرور انکی نہو
گو رہے انگشت سے رکھے جو کام
اور جو عطار کے پہنچے قریب
ہو ہمی صالح کی کر منظور تو
کر نہ ہرگز ابھی سے ظالم سے میل
ہے یہ لازم ظالموں سے کر گریز
صحبت ظالم ہے ننگ و عار ہو
صحبت صالح سے تو دیندار ہو
جو کوئی ہو صالح و عابد کا یار
رہ تو ہرگز دور راہ شرع سے
گر شریعت سے رکھے باہر قدم
رہرو راہ ضلالت جو ہوا
حق طلب کر کار ہے دور ہو
جو نہیں چلتا ہے راہ راست پر
راہ شیطان میں نہ رکھ تو کام کو
سالک راہ حقیقت کو مدام

کیا عجب تفرید میں ہو جا سے طاق
تجھکو تا تجرید کی امید ہو
ہو وے مطلق اس گھڑی تفرید جان
اور لباس فاخرہ تن سے اتار
صاحب تجرید ہو وے لا کلام
تب ملے تفرید سے تجھکو سبق
تا ملے ہر سر یہ جا تو گرد ہو
قدر اپنی جان ہر جا کی نہو
وہ دھواں سے ہوے ہر دو لا کلام
تر دماغ اسکا ہو کر جائے نصیب
رند اور قلاش سے رہ دور تو
یاد رکھ ورنہ بگڑ جائے گا خصیل
تا جلا دیوے نہ تجھکو نار تیز
کیونکہ سرکش تند خلق آزار ہو
صحبت فاسق سے تو بدکار ہو
وہ حریم خاص حق میں پاے بار
اصل حاصل ہووے تجھکو فرع سے
تو ضلالت میں پھنسے بے کیف و کم
جہل سے تو بطالت ہو گیا
اور سخاوت میں ہے مشہور ہو
حشر میں اسکی جگہ ہوگی سقر
تا کہ عالم میں نہ تو بدنام ہو
تو ڈرے اللہ سے ہر صبح و شام

بر خلاف نفس کر کام ای پسر | تا جہنم مین نہو تیرا گذر

بیان بخشش الٰہی

چار چیزین ہین کہ انہا سے حق | جسمین ہووین مجتمع وہ پاوے حق
ایک تو وہ ہی کہ ہووے راستگو | اور سخی ہو اور تازہ رو بھی تو
اور وہ رکھے امانت کا خیال | اور نہو اُسکو خیانت کا خیال
حق عطا جسکو کرے چیزین یہ چار | بس وہی ہی مومن و پرہیزگار

جو شخص دوستی کے قابل نہین اُسکا بیان

یار بد ہووے زیان کار ای پسر | دوستی کی تو طمع اُس سے نکر
جو کہ ظاہر کرتا ہی تیری بدی | یار تو اُسکو نہ جان اپنا کبھی
دوستی تو بادہ خوارون سے نکر | کر ہمیشہ ایسے شخصون سے حذر
اور وہ منعم نہ دیوے جو زکات | اُس سے کر پرہیز جسکی ہی یہ بات
سود جو مانگے تو اُس سے کر حذر | یا اورون پہ تجھسے رکھے وہ فوق اگر
ای پسر کر سود خوارون سے حذر | اُنکا دشمن ہی خدا سے دادگر
جو کوئی انسان سے لیوے ربا | شان مین اُسکے نہ کہہ تو مرحبا

بیان غمخواری مردم

کر تو غمخواری بیمار ای پسر | کیونکہ ہی یہ سنت خیر البشر
ہو سکے تو پیاسے کو سیراب کر | مجلسون مین خدمت اصحاب کر
کر یتیمون کی بھی غمخواری سدا | تا تری عزت کرے خالق ترا
جبکہ روتا ہی یتیم ای مہربان | عرش کو ہوتا ہی لرزہ ناگہان
جو یتیمون کو رلاتا ہی یہان | مالک اُسکو پھینکیگا دوزخ مین وہان

جو ہنساتا ہے یتیم خستہ کو
اُسکا مسکن عدن ہین پیوستہ ہے

راز تیرا جو کوئی ظاہر کرے
تجکو لازم ہے کہ دور اس شے رہے

رکھ جوانی مین تو پیرون کو عزیز
تو بھی چشم خلق مین تا ہو عزیز

کر ضعیفون سے مدارا تو مدام
اس جہان مین اولیا کا ہے یہ کام

تو اگر ہو سیر تو روٹی نہ کھا
تا نہووے تن مین مردہ دل ترا

حاسد کم بخت کو راحت ہو کہا
کاذب بدبخت مین ہو کب وفا

جان دشمن تو منافق کو سدا
تو ہو دشمن اُسکا اُسکے فعل کا

رہ ہمیشہ طالب قوت حلال
صاف تیرا دین ہو تو مثل زلال

جو کہ ہووے طالب قوت حرام
تن مین اُسکے مردہ ہو دل لاکلام

بیان صلۂ رحم

لے خبر خویش و اقارب کی سدا
عمر تیری اس سے ہو جائے سوا

بہ ہین تیرے اقربا گر بیکسان
چیز قطع رحم سے بدتر کہان

اپنے خویشون سے جو بیگانہ رہا
ہو بدی مین نام افسانہ ترا

بیان فطرت

کیا ہے مردے کچھ بھی ہے تجکو خبر
خوف حق سے دل مین ڈرتا ہے جو

جو کرے قبل گنہ توبہ سدا
اُسکی طاعت معصیت سے ہو جدا

نیک مردون کا کرے جو کوئی کام
اور ضعیفون پر کرے احسان تمام

اور جو کوئی کہ ہو مرد خدا
وہ سخی ہو تنگدستی مین سدا

صحبت مردان مین رہ تو ای پسر
تا تجھے فضل خدا آوے نظر

جسمین مردان خدا کا ہو نشان
عیب دشمن کب کہے اُسکی زبان

مرد کب چاہے کہ ہو دشمن ہلاک
ہے غم دشمن سے بھی اندوہناک

مرد کب انصاف کا طالب ہوا — گر ہوا وہ مور و ظلم و جفا
جو کہ رکھے راہ مردان مین قدم — ہو مراد نفس کا اسکو نہ غم
ای پسر پہلے تو کر ترک مراد — اپنی کی راہ سے پھر ہوگے شاد

بیان فقر

فقر کیا ہی گر نہین تجکو خبر — مین بیان کرتا ہون تجھسے ای پسر
سنے تو اگر ہووے کوئی دل مین — سخی دکھلاے اپنی خلق مین
گرسنہ ہو اور پھرے سیری کا دم — اپنے دشمن پر کرے لطف و کرم
جو کہ ہو زار و ضعیف و ناتوان — وقت پر طاعت مین سکھیز پا
خون سے دل پر رکھے اور ہمت بھی — لاغری مین بھی دکھائے فربہی
سایۂ درویش کو کر اختیار — تا نگہ رکھے تجھے پروردگار
ہمنشینی کر فقیرون کی مدام — تا کہ حاصل ہووے جنت لا کلام

غفلت سے چونکنے کا بیان

آ فسون مین یاد کر خالق کو بس — کون ہی غیر از خدا فریاد رس
اپنے خالق سے کبھی غافل نہو — سالک راہ بد و باطل نہو
ہو نہ خندان ہی پہ رونے کی جگہ — چشم عبرت وا کر اور خاموش رہ
حرص سے تو مور کی صورت سدا — یاد رکھ ہر اک طرف ہرگز نہ جا
جبکہ تو لڑکا نہین بازی نہ کر — ساتھ شیطان کے تو انبازی نہ کر
نفس کو طاقت نہ دے یاری سے تو — کر نہ ضائع عمر بدکاری سے تو
جائے تہمت مین کبھی اصلا نہ جا — راہ حق مین مثل نابینا نہ جا
ہو نہ ایمن تو عدو رکھتا ہی جو — زیر سقف بے ستون ساکن نہو
ای پسر کر ترک راہ فسق کو — دہر مین تو مسخرۂ شیطان نہو

ہی سفر درپیش نے کچھ زاد راہ ۔۔۔ ہم کو تو جان ہی برباد و تباہ
ہو نہ ہرگز ملوث و غل سے مختظر ۔۔۔ نفس بد کو پاؤن سے برباد کر
آگ سے ڈر سازگاری پیشہ کر ۔۔۔ اور عذاب و قہر سے اندیشہ کر
سب کا جب ہوگا سقر پہ سے گذر ۔۔۔ جائے شادی کب ہی دنیا ای پسر
آگ ہی رکھی ہوئی آگے ترے ۔۔۔ کچھ نہین ہی خوف تجھکو آگ سے
رہ مین عقبہ سر پہ ہی بار گران ۔۔۔ بار تیرا غیر سے اٹھے کہان
ایک دن آئیگا روز رستخیز ۔۔۔ تجھکو خالق سے نہین ممکن گریز
ای پسر راہ شریعت پر تو چل ۔۔۔ جلد زندان ہوا سے تو نکل
تابع فرمان حق تو ہو سدا ۔۔۔ تا کہ پائے جنت رضوان مین جا
کر نہ نافرمانی حکم خدا ۔۔۔ تا عذابون سے ہو محشر مین رہا
تا بہشت عدن مین تو پائے جا ۔۔۔ لطف خلق اللہ پر کر بے ریا
تا کہ ہو مسکن ترا دار السلام ۔۔۔ تو فقیرون کو کھلایا کر طعام
شاد رکھے جو سدا دلخستہ کو ۔۔۔ عدن مین تیری جگہ پیوستہ ہو
یہ نصیحت جو کوئی لائے بجا ۔۔۔ دے اسے کونین مین رحمت خدا
یا خدا ہم سبھون پر رحم کر ۔۔۔ بخش دے سب کے گنہ کو سربسر
ہم گنہگار اور ہین عاجز سدا ۔۔۔ رحم کر تو ہم سبھون پہ یا خدا
دور رکھ یا پاس تو اپنے بلا ۔۔۔ ہم ہین راضی حکم سے تیرے سدا
رحمت اللہ سے دل خوش رہے ۔۔۔ جو کوئی ان پندون کو دل سے پڑھے

تاریخ ترجمہ سن مترجم

پندنامہ حضرت عطار کا ۔۔۔ ترجمہ نساخ جو مین نے کیا
وھیان آیا ایک تاریخ کا ۔۔۔ خوب زیبا ترجمہ دل نے کہا

۱۲ ھ

ولہ قطعہ دیگر

چو پندنامہ عطار ترجمہ کردم ۔۔۔ کہ شد ز دیدن آن صاحب نظر خرم

من از سروش پے تاریخ ترجمہ جستم
جواب داد زہے بے نظیر و زیبا شد
۱۲۸۵ھ

خاتمہ مترجم

پس از حمد و ثنای حضرت آفریدگار و نعت سید مختار صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و مناقب آل اطہار و اصحاب کبار مخفی و محتجب مبادا کہ خوشہ چین خرمن ارباب سخن و کاسہ لیس معنی آفرینان نادرہ فن عبد الغفور متخلص بہ نساخ از غایت بے بضاعتی زانوے ادب بحضور صدر نشینان ادب آموختہ کردہ در پیہ و مشق سخن پندنامۂ حضرت فرید الدین عطار قدس سرہ را بجو صلہ حصول شرف انتساب بحضرت مصنف و برای تعلیم و تربیت جگر گوشگان ابو الفضل محمد عبد الرحمن و ابو الخیر محمد عبد السبحان اعطاہما اللہ علماً نافعاً و عمراً دائماً کہ خلف حضرت اخ الاعظم جناب مولوی عبد اللطیف خان بہادر ڈپٹی مجسٹریٹ و ڈپٹی کلکٹر ضلع ۲۴ - پرگنہ و ممبر لیجسلیٹو کونسل گورنمنٹ بنگالہ و ممبر بورڈ کمشنران انکم ٹکس شہر و حوالی شہر کلکتہ و ممبر سنٹ و ممبر بورڈ اگزامنرز می باشند بہ زبان اردو منظوم ساختہ چشمۂ فیض نام نہاد و از آنجا کہ این اردوہای طبع افسردہ و فرزندان نازپروردہ با ہمہ ہیچ زبانی بواہیچی سیر سواد آبادان نظارگیان می خواستند بعد التجا بفسحت آباد حیا اذن خرامش گرفتند - ماسول آنست کہ نظارگیان از سہو و نسیان درگذرند و منت بر جانم نہند

الحمد للہ کہ ترجمہ پندنامۂ عطار مسمی بہ چشمۂ فیض بماہ نومبر ۱۸۶۸ع مطابق ماہ صفر المظفر ۱۲۸۵ ہجری بحسن تصحیح بار اول در مطبع منشی نول کشور واقع کانپور غازہ اتمام بر رو کشید